سوال

میري دو بیویاں ہیں میں ایک کےلیے سونے کاہدیہ خریدنا چاہتا ہوں کیا میرے لیے ایسا کرنا جائز ہے یا کہ یہ بیویوں کے مابین عدم عدل میں شامل ہوتا ہے ، آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ میں دوسري بیوي کے حق میں کمی نہیں کرتا ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمداللہ تعالی کےلیے ، اوردورووسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعدازاں :

جس کی دویادوسے زیادہ بیویاں ہوں اسے ان کے مابین عدل وانصاف کرنا چاہیے اس کےلیے حلال نہیں کہ کسی ایک بیوي کونان ونفقہ اوررہائش اورشب بسري میں خاص کرے ، جوکوئی بیویوں کے مابین عدل وانصاف نہیں کرتااس کےلیے بہت سخت وعید آئی ہے :

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

جس کی دو بیویاں ہوں اوروہ ان میں سے ایک کی جانب مائل ہووہ روزقیامت آئے گا تواس کی ایک جانب گري ہوئی ہوگی .

اورایک روایت میں ہے کہ : وہ اپنی گري ہوئی یا مائل جانب کوگھسیٹ رہا ہوگا . مسند احمد (2/295) (347-471) اورامام نسائی اورابن ماجہ رحمھما اللہ نے بھی سنن میں روایت کی ہے .

اورایک روایت میں ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جس کی دو بیویاں ہوں اوروہ ان میں سے ایک کی جانب مائل ہوتوروزقیامت آئے گا اوراس کی ایک جانب مائل ہوگی) سنن ابوداود (2/601) اورامام ترمذي نے الجامع میں روایت کیا ہے .

اس میں یہ دلیل پائی جاتی ہے کہ سوکنوں کے مابین عدل وانصاف کرنا ضروري ہے ، اوران میں سے ایک بیوي کا جانب میلان رکھنا جس سے دوسري کی حق تلفی ہوتی ہو حرام ہے لیکن دلوں کا میلان اس میں شامل نہیں کیونکہ وہ دل پر کنٹرول نہیں رکھتا اوراسی لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے ساتھ تقسیم میں برابري کیا کرتے اورفرماتے :

اے اللہ جس کا میں مالک ہوں اس میں یہ میري تقسیم ہے ، لھذا جس کا مالک تو ہے میں نہیں اس میں میرا مؤاخذہ نہ کرنا . (یعنی دلی محبت کا)

تواس بنا پرخاوند کےلیے جائز نہیں کہ وہ کسی ایک بیوي کوایسی چیز میں خاص کرے جس کا وہ خود مالک ہے ، لھذا اگراس نے ایک بیوي کوگھر وغیرہ ہبہ کیا تواس کےلیے ضروري ہے کہ اس میں وہ بیویوں کے مابین برابري کرے اورہرایک کواسی طرح کی چیز یا اس کی قیمت ادا کرے ، لیکن اگردوسري بیوي اسے اس کی اجازت دے تواس میں کوئی حرج نہیں . اھ .

فتاوي اللجنۃ الدائمۃ (16/189)

34701